اعجازِ نعت

محسن اعجاز سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعجاز نعت

محسن اعجاز سیفی

جملہ حقوق محفوظ©

اشاعت	:	2025ء
نام کتاب	:	اعجازِ نعت
کلام	:	پیر محسن اعجاز سیفی
ناشر	:	راشد حسین
مطبع	:	مہر گرافکس اینڈ پبلشرز، فیصل آباد
کمپوزنگ	:	غلام محی الدین
سرِورق	:	ماجد حسین
تعداد	:	200
قیمت:	:	850

Ijaz-e-Naat

By

Pir Mohsin Aijaz Saifi

اہتمامِ اشاعت

مہر گرافکس اینڈ پبلشرز

احسان سنٹر، فرسٹ فلور، گلی نمبر 7 منشی محلّہ بھوانہ بازار فیصل آباد

Mob: 0306-5267717, 0325-6177717

rashidh30@gmail.com

انتساب

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مجسمِ عشقِ مصطفیٰ
پیکرِ حسن ووفا، صاحبِ نگاہِ ولی گر
حضرت علامہ مولانا
محمد ظفر عباس محمدی سیفی صاحب
کے نام
جن کی نظر نے میرے جیسے کئی گم کردہ راہوں کو
سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا غلام بنا دیا

فہرست

■ اعجازِ نعت---تقدیسی شاعری ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم ۹
■ محسن اعجاز کا "اعجازِ نعت"............ڈاکٹر حافظ ذوالفقار علی ۱۳
❖ سینہ جو بن گیا ہے مدینہ ابھی ابھی ۱۵
❖ یوں ہوئی روشنی چمکا طیبہ کا چاند ۱۷
❖ نشانِ نقشِ کفِ پا نشانِ رحمت ہے ۱۹
❖ "ہو کس سے بیاں احمدِ مختار کا عالم" ۲۱
❖ "حضور آپ کی نسبت میں ہی بقا ہے مِری" ۲۳
❖ اور کچھ اس کے سوا مجھ کو تو آیا ہی نہیں ۲۵
❖ کونین کی ہے بزم فدائی ترے در کی ۲۷
❖ آپ کا جو بنا نعت خواں یا نبی ۲۹
❖ آپ کے نور سوا کوئی ضیاء ہے ہی نہیں ۳۱
❖ سانس گستاخ لے گا جہاں کھینچ کے ۳۳
❖ جو دل مانگتا ہے رضائے محمد ۳۵
❖ ذبیحِ منیٰ ہے رضائے محمد ۳۷
❖ انا کے گرے بت کہ آئے محمد ۳۹

❖ یہ بو نے بتائیں گے مجھ کو مِرا قد ۴۱

❖ خدایا کہیں یہ غضب ہو نہ جائے ۴۳

❖ یہ غم نہیں سرکار کہ کیوں ڈوب رہے ہیں ۴۵

❖ مدینے سے پہلے اجازت ملی ہے ۴۷

❖ آپ کے ہجر نے وہ حشر اٹھائے ہائے ۴۹

❖ یا نبی اشک جو رخسار تک آ پہنچے ہیں ۵۱

❖ کیف و مستی میں ساری فضا ہے عشق ہے یہ تماشہ نہیں ہے ۵۵

❖ زمیں پر شہِ دو جہاں آ گئے ہیں ۵۷

❖ عشقِ احمد سے دل جو مصفیٰ نہیں ۵۹

❖ لفظ نعتِ رسول بنتے ہیں ۶۱

❖ بے خود ہوئے جاتے ہیں مے خوار مکمل ۶۳

❖ آپ نے یوں کرم یا نبی کر دیا ۶۵

❖ روشنی دے گا تربت کے باہر دیا ۶۷

❖ تصور میں جو ڈوبے تو مدینے جا کے ہم نکلے ۶۹

❖ مسکراتے ہیں وہ ابرو کی کماں کھینچتے ہیں ۷۱

❖ دل تری یاد کے دربار میں آ جاتا ہے ۷۳

❖ آپ کی یاد سے جو سانس جدا ہوتی ہے ۷۵

❖ عقل کہتی ہے کہ سرکار کہاں ہوتے ہیں ۷۷

❖ میں مجرم ہوں کیا کیا کیا میں کس منہ سے کہوں آقا ۷۹

❖ ہو چشمِ کرم آپ کا بیمار ہوں میں بھی ۸۱

❖ اور ہوتے ہیں جو شاہوں کی طرف دیکھتے ہیں ۸۳

❖ ہونٹوں نے جو آقا کی ثنا پہنی ہوئی ہے ۸۵

❖ جس دن سے تری زلف کی تعریف سنی ہے ۸۷

❖ لوگ چل پڑتے ہیں جس سمت ہوا چلتی ہے ۸۹

❖ ادب ہے ان کے نگر منہ میں یہ زباں نہ رہے ۹۱

❖ مِرے کریم ابھی بھی عطا نہیں بدلے ۹۳

❖ ملتا ہی نہیں حبشی کے معیار کا چہرہ ۹۵

❖ جب سے لگے زمیں پہ رسولِ امیں کے پاؤں ۹۷

❖ کیا کروں ہائے وہ پیارے نہیں رہنے دیتے ۹۹

❖ بس وہی تو خدا سے ملتی ہے ۱۰۱

❖ یہ عشق کا سجدہ ہے ادایوں نہیں ہوتا ۱۰۳

❖ مازاغ نگاہوں کا اثر ہو کے رہا ہے ۱۰۵

❖ دل نے کہا کہ عرش پر چاندیوں ہے ہوا کہ یوں ۱۰۷

❖ جب سے دل آ کے بسا آپ کی نعلین میں ہے ۱۰۹

❖ جو خاک پائے گدائے رسول ہو جائے ۱۱۱

❖ جو بھی ان کے حضور تک پہنچے ۱۱۳

❖ غم سکے کیسے چُھو آپ ہیں آپ ہیں ۱۱۵

❖ اُٹھ جائے گناہوں سے نہ پردہ ترے ہوتے ۱۱۷

❖ دل میں انوار ہی انوار چلے آئے ہیں ۱۱۹

❖ چشمِ بیمار پہ اب دید کا دم ہو جائے ۱۲۱

❖ آقا بڑا مجرم ہوں سُدھر کیوں نہیں جاتا ۱۲۳

❖ آکہ رُت پھر بہار میں اترے ۱۲۵

❖ تمہاری آنکھ سے پینے کو جام حاضر ہے ۱۲۷

❖ جنہیں غرور بہت ہے کہ بزمِ شاہ میں ہیں ۱۲۹

❖ غم نے سنبھل کے پل بھی گزرنے نہیں دیا ۱۳۱

❖ میں ان کا ہوں ،اوقات بڑی ہے کہ نہیں ہے ۱۳۳

❖ اے دل تو مدینے کا دیا ہے تو بجا ہے ۱۳۵

❖ آکے جب تیرے کرم چوما گدا کا چہرہ ۱۳۷

❖ ہم ہیں کس کے ، نہیں یہ بات بھلانی، پانی! ۱۳۹

❖ اگر چلے تو جہاں میں کہاں نہیں چلتی ۱۴۰

❑❑❑

اعجازِ نعت ---تقدیسی شاعری پر مشتمل ایک نہایت پُراثرَ مجموعہ

وہ احبابِ بصیرت وخوش سیرت بلاشبہ خستہ بختی کی انتہاؤں پر فائز ہیں جن کے فہم وادراک کی سرزمین پر آقا پاک شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ مدحتوں کے شگفتہ شگفتہ گلاب کھلتے ہیں اور عقیدتوں سے ہمکنار وپُر بہار تازہ بتازہ عشق کے نصاب ملتے ہیں۔۔۔۔۔ سرورِ کائنات، آبروئے شش جہات، محورِ بزمِ حیات حضور پُرنور، شافع یوم النّشور،باعث لطف وسرور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثّنا کی عقیدتوں اور محبتوں میں گم صُم ہو کر عاجزی ومستی کے جلو میں ان کے نورانی ولاثانی قدموں میں اپنے تقدیسی فکر وفن کے من کھچویں ترانے و نذرانے پیش کرنا یہ وہ سعادت اور وہ عبادت ہے کہ جس پر دنیائے جستجو اور عالمِ رنگ وبُو کی تمام دولتیں اور تمام نکہتیں نچھاور کرنے کو جی چاہتا ہے۔

کرّہِ ارض کے طول وعرض میں جہاں جہاں عالمِ اسلام کی پُر کیف بہاروں کے پُرانوار وپُر مہکار نقش ونگار بطورِ انعام ملتے ہیں وہاں وہاں ہمہ وقت مدحتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلنشیں وحسیں گلہائے رنگ برنگ کھل کر اپنی بامعنی قطاریں وبہاریں دکھانے میں اس طرح مگن وجلوہ فگن ہیں کہ وہ زینت چمن بن کر نگاہوں کی راہوں کے لئے سکینت وطمانیت کا سبب بنے ہوئے ہیں۔

یہ امر باعثِ مسرّت ہے ہمارے پیارے وطن عالیشان ارضِ پاکستان میں

بھی پوری دنیا کی طرح نعت نگاری کی بادِ بہاری مدّتوں سے قلوب واذہان کے وسیع وعریض میدان کو معطر و معنبر کرنے میں منہمک ہے۔ وطن عزیز کا کوئی گوشہ کوئی قریہ اور کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں پر نعت نگاری کی نزہتیں و نکہتیں جلوہ گر اور زیبِ نظر نہ ہوں۔۔۔ ہر معتبر سخنور اس پُر اثر تصویر میں اپنی اپنی بساط و بصیرت کے مطابق عقیدت مندانہ رنگ بھرنے میں مصروف و مشغول ہے۔

نعت نگاری کا تعلق چونکہ رسولِ کریم علیہ صلوٰۃ والتّسلیم کی ذاتِ والاصفات سے ہے اسی نسبت کی وجہ سے میری نگاہ میں ہر دَور میں ہر مدحت نگار لائقِ تعظیم و قابلِ تکریم ہے۔۔۔ میری خوشی اس وقت دیدنی ہوتی ہے جب کوئی شاعر اپنا نیا نعتیہ مجموعہ زیورِ طباعت سے آراستہ و پیراستہ کر کے منصّۂ شہود پر لانے کے لئے اپنے پنکھ کھول رہا ہوتا ہے اور پر تول رہا ہوتا ہے۔ ایسا ہر شاعر میرے لئے فہیم بھی ہوتا ہے اور عظیم بھی۔۔۔ اس کے تقدیسی و روحانی فکر و فن کو خراجِ تحسین پیش کرنے میں جو مجھے دلی سکون واطمینان کا ذیشان جہان ملتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

محترمی ومکرمی پیر محسن اعجاز سیفی دورِ حاضر کے ایک مایہ ناز وممتاز نعت نگار ہیں۔ پنجابی اور اردو زبان میں ان کی مدحت نگاری کے سہانے ویگانے نقوش تنقیدی و تحقیقی نگاہوں کے لئے خوشگوار حیرت و مسّرت کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ انھوں نے حضور امامُ المتقین، خاتم النّبیین ،انیس الغریبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ دلنشیں میں عشق وعقیدت کی پہنائیوں و گہرائیوں میں ڈوب کر اپنی عقیدتوں اور الفتوں کے منفرد نذرانے پیش کیے ہیں۔

”اعجازِ نعت“ ان کا تازہ وشگفتہ نعتیہ مجموعہ ہے جو ان کے دیگر پُر جمال وباکمال مجموعوں کی طرح اپنے آنگن ودامن میں جاندار وخوشگوار اثرات کی بھینی بھینی مہک بسائے ہوئے ہے۔ محترمی پیر محسن اعجاز سیفی نعت کی لذّت و کیفیت میں اس طرح ڈوبے ہیں کہ اب ان کا سینہ مدینہ بن چکا ہے وہ اس سعادت کا اظہار ان

اشعار میں جس خوبصورتی کے ساتھ کر رہے ہیں ملاحظہ کیجئے:

سینہ جو بن گیا ہے مدینہ ابھی ابھی
دل کی گلی سے کون ہے گزرا ابھی ابھی
غارِ حرا میں نور کا منظر تو دیکھیے
جیسے کوئی یہاں پہ ہے اترا ابھی ابھی

محترمی محسن اعجاز سیفی کی نگاہوں میں جلوۂ مصطفیٰ بسا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ فکر و فن کی نزاکتوں اور باریکیوں کے ساتھ ساتھ نعت کہنے کے پُر تاب آداب سے بھی آشنا ہیں۔۔۔ان کے سر پر اس عظیم الشان کریم کا دستِ کرم ہے جس کی عظمت و رحمت کا آسمان نہایت وسیع و عریض ہے ان حالات میں کسی غزل کی دھوپ کا اس جانب گزر کیسے ہو سکتا ہے۔ ان اشعار میں وہ اپنی چاہت بھری سخنوری کی جو خوشبو بکھرانے میں منہمک ہیں آپ بھی اس سے دل و دماغ کو معطر کیجیے:

مِرے کریم کا دستِ کرم ہے یوں مجھ پر
گناہ گار ہے اور آسمانِ رحمت ہے
غزل کی دھوپ ادھر دیکھ بھی نہیں سکتی
سخن پہ نعت کا جب سائبانِ رحمت ہے

محترمی محسن اعجاز سیفی ایک شاندار اور پختہ کار شاعر و سخنور ہیں۔ نعتیہ شعر گوئی میں ان کے نرالے انداز کے جاندار اور اسلوب کے خوب ہونے کی دلیل جو ان اشعار کی مہکار سے ملتی ہے اپنی نگاہوں کی چاہوں سے دیکھیے:

کونین کی ہے بزم فدائی ترے در کی
کیا خوب خدا شمع جلائی ترے در کی
پھر وجد نہیں ختم ہوا لوح و قلم کا
جب عشق نے تصویر دکھائی ترے در کی

محترمی محسن اعجاز سیفی کا مجموعہ "اعجازِ نعت" دورِ حاضر کا ایک نہایت پُر نغز و پُر مغز مجموعہ ہے۔۔۔۔وہ چونکہ ایک سچے عاشقِ رسولؐ ہیں اور ان کا فن اور من عشق والفت کی رعنائیوں وتوانائیوں سے آراستہ ہے اس لئے ان کے تخیّلات کی گہرائیوں سے جب بھی کوئی نعتیہ شعر برآمد ہوتا ہے وہ پُر جمال و باکمال ہوتا ہے۔

ان کے درج ذیل اشعار کے سنسار میں جو کیف و مستی کا سماں وجہاں ہے اسے محسوس کیجیے:

کیف و مستی میں ساری فضا ہے ، عشق ہے یہ تماشا نہیں ہے
سامنے جلوۂ مصطفیٰ ہے ، عشق ہے یہ تماشا نہیں ہے
یہ تڑپنا پھڑکنا یہ رونا ، ہجرِ طیبہ میں پل بھر نہ سونا
آتشِ عشق کی یہ عطا ہے ، عشق ہے یہ تماشا نہیں ہے

"اعجازِ نعت" زبان وبیان کی شستگی و پختگی کے جلو میں حسین قافیوں اور دلنشین ردیفوں اور فنی محاسن سے مزیّن ہو کر نعتیہ ادبی دنیا کے افق پر مثالی و نرالی آب وتاب کے ساتھ طلوع ہوا ہے۔ماشاءاللہ۔

میں اس کی آمد پر دل کی گہرائیوں سے محترمی محسن اعجاز سیفی کو ہدیہء تبریک پیش کرتا ہوں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ رحیم اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ والا صفات کے طفیل ان کا مرقعِ عقیدت و محبت اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول ومنظور فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم
(چیئرمین، عبدالحق نعت فاؤنڈیشن پاکستان)

محسن اعجاز کا ’’اعجازِ نعت‘‘

قرآن مجید، توصیفِ نبوت کا اولین ماخذ ہے اور مظہر بھی۔ اس کے فیض یافتگان میں حضرت حسان بن ثابت، کعب بن زہیر، عبد اللہ بن رواحہ اور دیگر ۸۳ سے زائد صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہِ رسالت کے نعت گو ہونے کا شرف حاصل کیا۔ انھوں نے جس والہانہ انداز میں یہ فریضہ محبت انجام دیا، وہ نعتیہ ادب کا سنگِ بنیاد بنا۔ پھر ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ دل شعرا کو اس کارِ رفیع کی انجام دہی کے لیے خوبصورت الفاظ، دلفریب بحور اور اخلاص بھری کیفیات سے مالا مال کیا۔ نعت وہ مشعلِ ہدایت ہے جس نے ہر عہد، ہر خطے اور ہر زبان کو تنویرِ ذوق سے منور کیا ہے۔

شاعری کو اگر جذبات کے اظہار کی معراج کہا گیا ہے تو بلا مبالغہ شاعری کی معراج نعت گوئی ہے۔ یہ محض ایک صنفِ سخن ہی نہیں، بلکہ ایک روحانی سفر، ایک قلبی واردات اور ایک ایسا ذوقی تجربہ ہے جسے حریمِ نبوت کے سامنے جبینِ نیاز جھکانے کے سوا کہیں تکمیل و تسکین میسر نہیں آتی۔ وزن و بحر کے سانچے میں لفظوں کو ترتیب دینے کا نام نعت نہیں، جب تک دل کی کیفیت اور ایمان کی حلاوت اس کی ہم آہنگ نہ ہو۔ یہ ایک مہتم بالشان ذمہ داری بھی ہے جو دل کی طہارت، قلم کے وضو اور الفاظ کے دست بستہ قیام کے بغیر ادا نہیں ہوتی ہے۔

آداب کے قرینوں سے سجی نعت سامع کے دل میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع فروزاں کر کے ایمان کو تازگی بخشتی ہے۔ زبان و بیان میں کامل توقیر و تہذیب، خلوص اور جذبۂ عشق کے ساتھ وہ فنی نزاکتیں بھی درکار ہیں جو شعر کی اثر آفرینی کو دو آتشہ کر دیں۔ اشعار صرف زبان و قلم سے نہیں بلکہ روح کی گہرائی سے نکلیں۔ اس کے ساتھ ساتھ منعوتِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ’’گر قبول افتد، زہے عزو شرف‘‘ کا احساسِ عاجزی بھی شاعر کے دل میں

جاگزیں ہو تو کاوشِ نعت کو حقیقی کمال حاصل ہو سکتا ہے۔

دورِ حاضر میں نعت گوئی اور نعت خوانی، دونوں ادب و محبت کے دائرے سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ نعت گوئی کے نام پر ایسے عجیب تخیلات اور اصطلاحات رائج ہو چکی ہیں جو مرتبۂ نبوت کے شایاں ہر گز نہیں ہیں۔ دوسری طرف نعت خوانی کا میدان عوامی سطح پر ایسے مغنیوں نے سنبھال لیا ہے جن کا مقصودِ محض جاہ و شہرت ہے۔ ایسے میں اُن اہلِ فن کا وجود غنیمت ہے جو نعت گوئی کے وقت قلب و قلم کو آدابِ نعت کے محراب میں جھکائے رکھتے ہیں۔ پیر محسن اعجاز سیفی کا شمار انھی مؤخر الذکر اہلِ فن میں ہوتا ہے۔

محترم محسن اعجاز سیفی کی تمام تر شعری صلاحیت کا مرکز و محور نعت ہے۔ موصوف کے قبل ازیں دو پنجابی نعتیہ مجموعے "نعت دے دیوے" اور "نعت دا چانن" زیورِ طبع سے مرصع ہو کر اہلِ علم و فن سے تحسین و قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ زیرِ نظر نعتیہ گلدستہ موصوف کا اردو زبان میں پہلا اور مجموعی طور پر تیسرا مجموعہ نعت ہے۔ نعتیہ مضامین کے تنوع، فنی ندرتوں اور جذباتِ عقیدت و محبت کا یہ ایک خوب صورت مرقع ہے۔ زیادہ تر اشعار میں سلاستِ بیان، لطافتِ تخیل اور وسعتِ معنیٰ ایک ساتھ جلوہ گر دکھائی دیتی ہیں۔ یہ مجموعہ اردو نعتیہ ادب میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے، بلکہ نوجوان شعرا کے لیے مشعلِ راہ بھی ہے۔ میرے لیے باعثِ مسرت ہے کہ میں اس گلدستۂ نعت پر تحسین و عقیدت کا اظہار کر رہا ہوں۔ اس پاکیزہ کاوش پر پیر صاحب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ یہ نعتیہ سفر مزید وسعت و رفعت پائے اور ان کا قلم ہمیشہ مدحتِ خیر البشر کا علمبردار رہے۔

ڈاکٹر حافظ ذوالفقار علی

فیصل آباد

سینہ جو بن گیا ہے مدینہ ابھی ابھی
دل کی گلی سے کون ہے گزرا ابھی ابھی

غارِ حرا میں نور کا منظر تو دیکھیے
جیسے کوئی یہاں پہ ہے اترا ابھی ابھی

یہ چاند یوں لئے ہے گریباں پھٹا ہوا
جیسے ہوا ہے ان کا اشارہ ابھی ابھی

سورج کا رنگ عصر پہ آتے ہی یوں لگے
ان کے اشارے پر ہے یہ پلٹا ابھی ابھی

اسود کو چوم کے مجھے کعبے میں یوں لگا
جیسے اسے حضور نے چوما ابھی ابھی

اتنے برس کے بعد برستی ہے آنکھ یوں
جیسے مدینہ سامنے آیا ابھی ابھی

اعجاز بزم میں سبھی مدہوش ہوگئے
ساقی نے اس ادا سے ہے دیکھا ابھی ابھی

یوں ہوئی روشنی چمکا طیبہ کا چاند
کہہ اُٹھا چاند بھی چمکا طیبہ کا چاند

ہر گھڑی اس گھڑی کی ہے بیعت ہوئی
”جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند“

آج کعبہ سے پوچھو ہے کیوں وجد میں
وہ کہے گا یہی چمکا طیبہ کا چاند

رات دن دونوں کی جھولیاں بھر گئیں
بن کے ایسا سخی چمکا طیبہ کا چاند

جس میں سورج نہا کے چمکنے لگا
لے کے وہ چاندنی چمکا طیبہ کا چاند

عیدِ میلاد پر یوں ہے عیدی ملی
عید ہر کہہ اٹھی چمکا طیبہ کا چاند

دیکھ اعجاز یہ صدیوں کے بعد بھی
یوں لگے آج ہی چمکا طیبہ کا چاند

❀❀❀

نشانِ نقشِ کفِ پا نشانِ رحمت ہے
"حضور آپ کا اسوہ جہانِ رحمت ہے"

جہاں سے کفر و ضلالت کا دور ختم ہوا
حضور آپ کی آمد اذانِ رحمت ہے

نظر ہے، تیر نہیں پر، اثر ہے کیا کہیے
حضور آپ کی ابرو کمانِ رحمت ہے

دلِ شکستہ کی ہچکی حضور سنتے ہیں
کلام جیسا بھی ہے کان ، کانِ رحمت ہے

مِرے کریم کا دستِ کرم ہے یوں مجھ پر
گناہ گار ہے اور آسمانِ رحمت ہے

غزل کی دھوپ ادھر دیکھ بھی نہیں سکتی
سخن پہ نعت کا جب سائبانِ رحمت ہے

جہاں سمجھتا ہے اعجاز نعت خوان مجھے
کہاں میں اور کہاں نعت خوانِ رحمت ہے

❀❀❀

”ہو کس سے بیاں احمدِ مختار کا عالم“
میں خاک ہوں، وہ عالمِ انوار کا عالم

افلاک نظر آئیں تہ خاکِ مدینہ
جو مولا دکھائے پسِ دیوار کا عالم

کیوں تختِ سلیماں کی طرف آنکھ اٹھاؤں
ہے سامنے سرکار کے دربار کا عالم

انگلی پہ گریبان کیا چاک قمر نے
پھر کون بتائے ترے رخسار کا عالم

جب کاسہ بکف اشکِ ندامت ہوں مدینے
پھر دیکھنا اِس چشمِ طلبگار کا عالم

جب نعت کی چوکھٹ پہ غزل کرتی ہے سجدہ
دیتا ہے مزہ اور ہی اشعار کا عالم

اعجاز نظر مجھ پہ بھی اے ساقیٔ کوثر
ہے حشر کے جیسا دلِ بیمار کا عالم

❀❀❀

”حضور آپ کی نسبت میں ہی بقا ہے مِری“
خدا کا شکر محافظ بنی ثنا ہے مِری

ہوا کے دوش پہ رکھ کے چراغ اشکوں کے
بڑے ادب سے مدینے چلی صدا ہے مِری

درِ نبی پہ پہنچ کر کہاں کہاں پہنچا
خیالِ سدرہ تو رہ میں رہ گیا ہے مِری

میں وقف روزِ ازل سے برائے نعتِ نبی
نمازِ عشق ہمیشہ سے ہی ادا ہے مِری

براقِ عشقِ نبی لے گیا ہے مستی میں
جہانِ ہوش و خرد راہ دیکھتا ہے مِری

مِری صدا بھی ہے لبیک یا رسول اللہ
امیرِ شہر بتا مجھ کو کیا سزا ہے مِری

مجھے تلاشتی ہیں خود ہی منزلیں اعجاز
ادائے سرورِ عالم جو رہنما ہے مِری

❀❀❀

۲۵

اور کچھ اس کے سوا مجھ کو تو آیا ہی نہیں
دل ترے در پہ یوں رکھا کہ اٹھایا ہی نہیں

جب سے دیکھا ہے تجھے گنبدِ خضرا میں نے
آنکھ نے نقش کوئی اور بنایا ہی نہیں

درد تجھ بن یہ سناتا تو سناتا کس کو
حال مجھ کو بھی مِرے دل نے سنایا ہی نہیں

دیکھ کے آنکھ ملانا میں گدا ہوں کس کا
پھر نہ کہنا کہ کسی نے یہ بتایا ہی نہیں

گم ہوا یوں میں ترے در کے حسیں جلووں میں
تھک چکی ڈھونڈتے دنیا مجھے پایا ہی نہیں

حجرۂِ عشقِ محمد میں سدا رہتا ہوں
چشمِ مرشد نے سوا اس کے سکھایا ہی نہیں

چوم کے ماتھا نکیرین کہیں گے اعجاز
نعت خواں تم بھی ہو ، تم نے تو بتایا ہی نہیں

❀❀❀

کونین کی ہے بزم فدائی ترے در کی
کیا خوب خدا شمع جلائی ترے در کی

پھر وجد نہیں ختم ہوا لوح و قلم کا
جب عشق نے تصویر دکھائی ترے در کی

ہے عالمِ امکان جبیں سائی کو تیار
کیا خوب خدا شان بڑھائی ترے در کی

ہے پاسِ ادب سانس قدم ہی نہ اٹھائے
اللہ نے یوں دھاک بٹھائی ترے در کی

دل ٹوٹے ہوئے لے کے چلے آئیں یہاں پر
اس واسطے دہلیز بنائی ترے در کی

یوں روح کے شیشے میں سجا گنبدِ خضرا
ممکن نہیں مر کے بھی جدائی ترے در کی

اعجاز مری جان کی چادر پہ ہمیشہ
کرتی ہے تری یاد کڑھائی ترے در کی

❀❀❀

آپ کا جو بنا نعت خواں یا نبی
وہ زمیں سے ہوا آسماں یا نبی

نعت جونہی پڑھی خود بخود ہٹ گئے
راہ کے سارے کوہِ گراں یا نبی

یا نبی کوئی رحمت کا چھینٹا ادھر
ہر طرف ہے دھواں ہی دھواں یا نبی

لے خبر جلد حسنین کے واسطے
جاگتے سو گئے باغباں یا نبی

آپ کی ایڑیوں کا نشاں چاند ہے
دھول نعلین کی کہکشاں یا نبی

آپ آئیں ، قدم چومتے جان دوں
ہو مقدر میں ایسا سماں یا نبی

دال میں کتنے اعجاز ہیں کیا پتہ
میم تک بھی نہ پہنچا گماں یا نبی

❀❀❀

آپ کے نور سوا کوئی ضیاء ہے ہی نہیں
کیونکہ اس نور بِنا کچھ بھی بَنا ہے ہی نہیں

کان میں کُن کی صدا آئی ہے کس لہجے میں
عشق نے نعت سوا کچھ بھی سنا ہے ہی نہیں

وہ مدینے کی عدالت میں جہاں حاضر ہوں
وہ عدالت ہے جہاں کوئی سزا ہے ہی نہیں

اس فضا سے میں اگر نکلا بکھر جاؤں گا
نعت کے شہر سی دنیا میں فضا ہے ہی نہیں

سبز گنبد کو جو دیکھا تو مجھے لگتا ہے
''سبز گنبد کے سوا کچھ بھی ہرا ہے ہی نہیں''

چھوڑ کے آپ کا در اور کہیں جا بیٹھا
وہ اٹھا یوں کہ پتہ اس کا ملا ہے ہی نہیں

آپ کے اک جو اشارے پہ جگر چاک ہوا
آج تک چاند نے وہ زخم سیا ہے ہی نہیں

سامنے آپ کی جالی کے یوں اعجاز کھڑا
کانپتے ہونٹوں پہ آنسو ہیں صدا ہے ہی نہیں

سانس گستاخ لے گا جہاں کھینچ کے
ہم اُسے چیر دیں گے وہاں کھینچ کے

تھوک پھینکے گا جو چاند کے چاند پر
منہ پہ مارے گا خود آسماں کھینچ کے

یوں مدینہ سنبھالے گنہگار کو
جیسے سینے لگاتی ہے ماں کھینچ کے

آپ کا درد دل سے نکل جائے تو
یوں لگے، لے گیا کوئی جاں کھینچ کے

عشق نے حق سے باطل جدا کر دیا
نعت کا ایک خط درمیاں کھینچ کے

ہاتھ باندھے کھڑا جالی کے سامنے
نعت لے آئی مجھ کو یہاں کھینچ کے

فیض اعجاز حاصل ہے حسان کا
تیر ماروں گا فن کی کماں کھینچ کے

❀❀❀

جو دل مانگتا ہے رضائے محمد
خدا بھیجتا ہے رضائے محمد

ابو جہل پوچھے زباں کس نے دی ہے؟
حجر بولتا ہے رضائے محمد

تجھے حجرِ اسود نظر آرہا ہے
عمر چومتا ہے رضائے محمد

فدا اس پرندے پہ جبرئیل کے پر
جو پر کھولتا ہے رضائے محمد

خریدارو جنت کی قیمت پتہ ہے؟
"خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ"

یونہی ہر کسی پر تو ہوتا نہیں ہے
کرم دیکھتا ہے رضائے محمدؐ

ثنا کے چمن میں مگس بن کے ہر دم
سخن ڈھونڈتا ہے رضائے محمدؐ

مرے کیا وہ اعجاز جس کی رگوں میں
لہو دوڑتا ہے رضائے محمدؐ

ذبیحِ منیٰ ہے رضائے محمد
کہیں کربلا ہے رضائے محمد

ابھی تک بھی طائف کے آنسو ہیں کہتے
بھلا ہی بھلا ہے رضائے محمد

یہاں پر جفا کا تصور نہیں ہے
جہانِ وفا ہے رضائے محمد

یہ در در پہ انسان کیا ڈھونڈتا ہے؟
خدا کا پتہ ہے رضائے محمد

ہوئی بند آنکھیں تو آنکھیں کھلیں گی
"خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ"

سرِ حشر مَیں تو کہیں کا نہ رہتا
بھرم رہ گیا ہے رضائے محمدؐ

وہ اعجاز آبِ بقا پی رہا ہے
جو محوِ ثنا ہے رضائے محمدؐ

❀❀❀

انا کے گرے بت کہ آئے محمد
زمیں نے بہت چوما پائے محمد

حقیقت میں آدم کو سجدہ ہوا جو
فرشتوں نے دیکھی ادائے محمد

مجھے بزمِ کونین یوں لگ رہی ہے
یہ بزمِ ادب ہے برائے محمد

دعا چاند مانگے ملے جو کہیں سے
ملوں منہ پہ میں خاک پائے محمد

رضائے محمد رضائے خدا ہے
رضائے خدا ہے رضائے محمد

ضعیفی کو رشکِ جوانی کیا ہے
پیا جس نے جامِ ثنائے محمد

اگر جاں سے اعجاز جائے تو جائے
نہ جائے کبھی دل سے جائے محمد

یہ بونے بتائیں گے مجھ کو مِرا قد
میں فضلِ خدا سے ثنا خوانِ احمد

جو ان کے حصارِ نظر میں ہے رہتا
اسے کیا لگائے گی دنیا نظر بد

سخن کا وہ آنگن تو ہے رشکِ طوبیٰ
کہ جس میں نبی کی ثنا کا ہے برگد

یہ مصرع نہیں حاصلِ نظمِ کُن ہے
”خدا چاہتا ہے رضائے محمد“

درِ مصطفیٰ پر ادب سے جو مانگیں
کبھی وہ دعا ہو ہی سکتی نہیں رد

ثنا خوان دیکھا تو بخشش نے چوما
یہ فردِ عمل ہے کہ ہے سنگِ اسود

جونہی نعت سوچی یہ اعجاز دیکھا
کہ ابجد کا کعبہ ہے نامِ محمد

خدایا کہیں یہ غضب ہو نہ جائے
جدا جامِ مدحت سے لب ہو نہ جائے

تجھے شوق اے دل وہ جلوہ دکھائیں
مجھے ڈر کہیں کچھ عجب ہو نہ جائے

صفیں باندھے کونین در پر کھڑے ہیں
کہ ناراض شاہِ عرب ہو نہ جائے

مرا ذوق طیبہ کا ’’اب‘‘ کہہ رہا ہے
مجھے ڈر کہ ’’اب‘‘ پھر سے ’’کب‘‘ ہو نہ جائے

کوئی بوند ساقی کہ سارے جہاں میں
تماشہ یہ میری طلب ہو نہ جائے

دمِ آخریں جب وہ تشریف لائیں
جدا پاؤں سے جاں بلب ہو نہ جائے

کریما سخن میرا اعجاز کر دے
یہ رسوائی کا ہی سبب ہو نہ جائے

❀❀❀

یہ غم نہیں سرکار کہ کیوں ڈوب رہے ہیں
غم یہ ہے تمہیں بھول کے یوں ڈوب رہے ہیں

سرکار یہ غم وہ ہے کہ پتھر بھی ہو پانی
انسان ہوں میں کیسے سہوں ڈوب رہے ہیں

جب آپ کا صدقہ ہی بچی نوح کی کشتی
میں کیوں نہ صدا آپ کو دوں ڈوب رہے ہیں

بے تاب نظر آپ کی جالی پہ جمی ہے
کب آنکھ اٹھے اہلِ جنوں ڈوب رہے ہیں

ہم بھول گئے مانگنے آئے ہیں معافی
اب آئے صدا کُن فیکوں ڈوب رہے ہیں

اے سرورِ کونین ترے ہوتے جہاں میں
کس سے کہوں کس منہ سے کہوں ڈوب رہے ہیں

اس در پہ جو بیٹھا وہی اعجاز ہوا ہے
اس حال میں اب کیسے اٹھوں ڈوب رہے ہیں

مدینے سے پہلے اجازت ملی ہے
تو پھر مجھ کو دستارِ مدحت ملی ہے

ہے تیری خدا داد صورت کا صدقہ
ہمیں والضحیٰ کی جو سورت ملی ہے

کہا ہوگا طوبیٰ نے سجدے میں گر کر
تمہیں کیا قیامت کی قامت ملی ہے

خدا دیکھ کر آنکھ بھی جو نہ جھپکے
''سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے''

ہمیں ایک پر دس گنا جو ملے گا
بحقِ نبی یہ سہولت ملی ہے

فرشتے اسے رشک سے دیکھتے ہیں
ترے درد کی جس کو دولت ملی ہے

وہ پل جس کی بیعت پہ صدیاں ہیں نازاں
وہ پل ہے جسے تیری صحبت ملی ہے

کہی نعت جب جب یہ اعجاز دیکھا
گلے مجھ سے تب تب ہی رحمت ملی ہے

❀❀❀

آپ کے ہجر نے وہ حشر اٹھائے ہائے
دل دھڑکتا نہیں کرتا ہے یہ ہائے ہائے

درد جو سارے جہانوں کے مٹا دیتا ہے
کوئی وہ درد مِرے دل میں جگائے ہائے

ایک جاتا ہے کریما تو کئی آتے ہیں
یہ مِرا دل ہے کہ ہے درد سرائے ہائے

دیکھ کے جس کو جہنم بھی ہو پانی پانی
آپ کا عشق وہی آگ لگائے ہائے

یاد بھی ایک طرح وصل کا دیتی ہے مزہ
یاد کے ساتھ جو تُو بھی کبھی آئے ہائے

ترے ہاتھوں سے ملے جام تو میں جی اٹھوں
تو جو قسمت سے کبھی آنکھ ملائے ہائے

وہ جو دیکھیں نہ تو اعجاز یہی ہوتا ہے
حال پوچھے نہ کوئی حال سنائے ہائے

❁ ❁ ❁

یانبی اشک جو رخسار تک آ پہنچے ہیں
درد اُس پار کے اِس پار تک آ پہنچے ہیں

وادیِٔ عشق میں واللیل کے پیچھے پیچھے
ہم بھی اس زلف کی مہکار تک آ پہنچے ہیں

دیکھتے دیکھتے والشّمس کے آئینے میں
عشق والے ترے رخسار تک آ پہنچے ہیں

والضحیٰ جونہی پڑھا ، بند کیا آنکھوں کو
روتے روتے رخِ سرکار تک آ پہنچے ہیں

پھول بھی دشتِ مدینہ میں فدا ہونے کو
دل ہتھیلی پہ لئے خار تک آ پہنچے ہیں

حضرتِ حُسن بھی احرامِ ثنا باندھے ہوئے
بارگاہِ شہِ ابرار تک آ پہنچے ہیں

آپ نے دیکھا تو انسان نما وحشی بھی
دیکھتے دیکھتے شہکار تک آ پہنچے ہیں

یانبی رحم کہ حالات کے اب دستِ ستم
بڑھتے بڑھتے مِری دستار تک آ پہنچے ہیں

دل شکستہ لئے پھرتے کہاں مارے مارے
غم کے مارے ہوئے غمخوار تک آ پہنچے ہیں

سرخ آنکھوں میں ندامت کا سمندر لے کر
تیرے مجرم ترے دربار تک آ پہنچے ہیں

ہم ہیں طیبہ کے کبوتر یہیں بیٹھے بیٹھے
سبز گنبد ترے مینار تک آ پہنچے ہیں

اے مدینے کی ہوا تیرے کرم کے جھونکے
آتے آتے مِرے گھربار تک آ پہنچے ہیں

دیکھئے دیکھئے طیبہ کے نظاروں کا کرم
خواب میں آئے تو بیدار تک آ پہنچے ہیں

جب کہیں مجھ سے پرندوں کو ٹھکانہ نہ ملا
اے مدینہ! ترے اشجار تک آ پہنچے ہیں

بعد مرنے کے اگر ان کا نظارہ ٹھہرا
پھر تو لگتا ہے کہ دیدار تک آ پہنچے ہیں

ان کے در لفظ مِرے کانپتے ہونٹوں میں سے
ٹوٹ کے بکھرے تو اشعار تک آ پہنچے ہیں

یاد نے آ کے رکھا ماتھے پہ یوں دستِ شفا
جس طرح آپ وہ بیمار تک آ پہنچے ہیں

یہ کرم ان کی نگاہوں کا کرم ہے کہ نہیں
جام خود جھوم کے مَے خوار تک آ پہنچے ہیں

اب خبردار! نہ کوئی مجھے نادار کہے
ان کے جلوے دلِ نادار تک آ پہنچے ہیں

کوئی اعجاز حسیں اِن کو نظر آتا ہے
مسکراتے ہوئے جو دار تک آ پہنچے ہیں

جب بھی اعجاز کو مشکل میں کہیں دیکھا ہے
وہ کریم اپنے گنہگار تک آ پہنچے ہیں

❀❀❀

کیف و مستی میں ساری فضا ہے عشق ہے یہ تماشہ نہیں ہے
سامنے جلوۂ مصطفیٰ ہے عشق ہے یہ تماشہ نہیں ہے

چاند ٹوٹا ابوجہل بولا یہ تو جادو کا ہے بس تماشہ
چاند بوجہل سے کہہ اٹھا ہے عشق ہے یہ تماشا نہیں ہے

یہ تڑپنا پھڑکنا یہ رونا ہجرِ طیبہ میں پل بھر نہ سونا
آتشِ عشق کی یہ عطا ہے عشق ہے یہ تماشہ نہیں ہے

آنکھ کے چین کے کیا ہی کہنے ان کے نعلین کے کیا ہی کہنے
چومتا ہے اُحُد جھومتا ہے عشق ہے یہ تماشا نہیں ہے

ان کے تلووں کو چوما تو جھوما قدسیوں نے کہا کیوں ہے جھوما
جھوم کے عرش کہنے لگا ہے عشق ہے یہ تماشہ نہیں ہے

کچھ بتاؤ کسی نے سنا ہو، ہو شجر اور پھر چل پڑا ہو
ان کے کہتے شجر جو چلا ہے عشق ہے یہ تماشہ نہیں ہے

عشق کی یہ ابھی ابتدا ہے بند آنکھوں سے بھی دِکھ رہا ہے
دیکھ اعجاز کیا دیکھتا ہے عشق ہے یہ تماشہ نہیں ہے

❀❀❀

زمیں پر شہِ دو جہاں آگئے ہیں
قدم چومنے آسماں آگئے ہیں

حبیبِ خدا کی ادا کی گلی میں
فدا ہو کے کون و مکاں آگئے ہیں

خوشی سے زمیں کو فلک کہہ رہا ہے
نہ گھبرا ترے مہرباں آگئے ہیں

یہ مکے میں جشنِ چراغاں کی خاطر
ستارے لیے کہکشاں آگئے ہیں

گنہگار مجھ سے جہنم میں جاتے
شفیعِ اُمم درمیاں آگئے ہیں

مدینے کی گلیوں میں آ کر ہے دیکھا
یہیں کھو گئے جو یہاں آگئے ہیں

مسیحا تو میرے ہیں اعجاز ایسے
جہاں سے پکارا وہاں آگئے ہیں

❀❀❀

عشقِ احمد سے دل جو مصفیٰ نہیں
اس میں دھوکہ ہی دھوکہ ہے تقویٰ نہیں

یہ کہا اور جا کے کنویں میں گری
ان کا جلوہ نہیں ہے تو قصویٰ نہیں

عشق کہتا ہے کعبہ تو کعبہ رہا
عرش بھی سبز گنبد سے اعلیٰ نہیں

ان کی چاہت نہیں ہے تو سجدے ترے
ایسے الفاظ ہیں جن کا معنیٰ نہیں

آؤ رندو سبھی جامِ مدحت پیو
"ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں"

ہم تو گستاخ کاٹیں گے کٹ جائیں گے
ہم ترے ہیں یہود و نصاریٰ نہیں

مقتدا کتنا افضل ہے اقصیٰ سے پوچھ
یہ سند ہے فقط ایک مصلیٰ نہیں

جو تری آنکھ میں وہ کہاں طور پر
آج رہ میں کھڑے یونہی موسیٰ نہیں

آپ کے در کا لنگر جسے بھی ملا
یاد اس کو رہا من و سلویٰ نہیں

ان کا بیمار ہوں کیا کہے ہے طبیب
میرے غم کا مداوا تو عیسیٰ نہیں

پاؤں میں جب گروں کاش آقا کہیں
چھوڑو اعجاز ہے اس پہ فتویٰ نہیں

لفظ نعتِ رسول بنتے ہیں
یعنی جنت کے پھول بنتے ہیں

خاک پائے رسول کے آگے
چاند سورج تو دھول بنتے ہیں

ان کے نوکر جہاں قدم رکھ دیں
وہ جہاں کے اُصول بنتے ہیں

آؤ کیوں روپ ہر بدلتے ہو
جو انہیں ہے قبول، بنتے ہیں

کچھ خبر مصطفیٰ کے ذکر بِنا
سانس کتنے فضول بنتے ہیں

جو طہارت کے پھول ہیں آقا
وہ ردائے بتول بنتے ہیں

آؤ اعجاز جا کے عشق نگر
خاک پائے رسول بنتے ہیں

بے خود ہوئے جاتے ہیں مے خوار مکمل
مازاغ کے جلووں سے ہیں سرشار مکمل

افسوس کہ تجھ تک مجھے آنے نہیں دیتی
یہ ”میں“ ہے مری راہ میں دیوار مکمل

ہر سمت نظر آئے گا سرکار کا جلوہ
ہو لینے دو تم قلب کو بیدار مکمل

پلکوں پہ ہیں آ بیٹھے ندامت کے کبوتر
دل میں ہے ترے روضے کا مینار مکمل

اے کامل و اکمل ہو نظر مجھ پہ کہ میری
گفتار مکمل ہے نہ کردار مکمل

صد شکر کہ حسان کے سایہ میں کھڑا ہوں
سرکار مرے سنتے ہیں اشعار مکمل

آقا کی ثنا نے مجھے اعجاز بنایا
ورنہ میں تو مشہور تھا بے کار مکمل

❀❀❀

آپ نے یوں کرم یا نبی کر دیا
مجھ کو حسان کا مقتدی کر دیا

وقت حیران ہے تیری معراج پر
جس نے پل کو چھوا اور صدی کر دیا

بیج کے بن کھجوریں اگیں کہہ اٹھیں
جو کبھی بھی نہ ہوتا ابھی کر دیا

جب ہوا جالیوں سے گزرنے لگی
میں نے بے تاب دل ساتھ ہی کر دیا

آپ کے عشق کا ہی یہ اعجاز ہے
جس کو دیکھا اسے ہی ولی کر دیا

ہر دھڑک پر یہ سجدے پہ سجدہ کرے
دل تری یاد کا مقتدی کر دیا

دیکھ اعجاز مر کے مرا تو نہیں
نعت نے موت کو زندگی کر دیا

❀❀❀

روشنی دے گا تربت کے باہر دیا
نعت کا لے کے جائے جو اندر دیا

جس بھی ذرے پہ تیری نظر پڑ گئی
اس کا سورج ہے ادنیٰ سا نوکر دیا

دل میں طیبہ کی فرقت کا جو داغ ہے
چاند سے بھی کہیں ہے یہ بڑھ کر دیا

مست ہو جائے جو بھی اسے دیکھ لے
نعت کا یہ دیا ہے قلندر دیا

ان کے دستِ کرم لے لیا اوٹ میں
ٹھوکریں کھاتا پھرتا تھا در در دیا

یہ جو مجھ میں دھڑکتا ہے دل تو نہیں
یہ ترے نام کا ہے منور دیا

جس میں اعجاز روشن تری یاد ہے
آندھیوں میں بجھے گا وہ کیوں کر دیا

❀❀❀

تصور میں جو ڈوبے تو مدینے جا کے ہم نکلے
یہاں سے اب نہ ہم نکلے جو اب نکلے تو دم نکلے

تری ہی ذات ہے وہ معدنِ جود و کرم آقا
جہاں سے دم بدم نکلے کرم ہی بس کرم نکلے

یہ در سرکار کا در ہے یہاں پر سانس بھی روکو
جو دل پر بس نہیں چلتا تو دھڑکن کم سے کم نکلے

ترے آقا سہارے ہی سنبھالا اس سمندر کو
بہا لے جائیں گے مجھ کو کبھی درد و الم نکلے

تری آنکھوں سے پینے کا بہت اصرار ہے کرتا
ادھر بھی اک نظر کرنا کہ دل کا پیچ و خم نکلے

نبی کی پاک سیرت کو پہن لو، اے جہاں والو
اگر چاہو کہ دنیا میں کرم آئے ستم نکلے

تری نظرِکرم کا ہی تو یہ اعجاز ہے واللہ
اِدھر بن کے ستم آئے اُدھر بن کے کرم نکلے

❀❀❀

مسکراتے ہیں وہ ابرو کی کماں کھینچتے ہیں
دل ہے کیا جان بھی وہ جانِ جہاں کھینچتے ہیں

ہجرِ طیبہ ہے یہ آنسو نہیں آتے ایسے
دل سلگتا ہے تو نین دھواں کھینچتے ہیں

سر بہ سجدہ درِ توصیف پہ الفاظ پڑے
کہہ اٹھے ہیں ترے اندازِ بیاں کھینچتے ہیں

ایک سورج جو پلٹ آیا تو حیراں کیوں ہو
اک اشارے سے تو وہ کون و مکاں کھینچتے ہیں

ایک تو ایسا کوئی جام عطا ہو ساقی
ہم کھچے آئیں ترے نین جہاں کھینچتے ہیں

یاد آتے ہیں تو لگتا ہے کہ ہیں آ جاتے
دیکھیے کب وہ مرا یہ بھی گماں کھینچتے ہیں

کچھ نہ پوچھو کہ مدینے سے وہ آنا کیا ہے
سانس ہیں کھینچتے یا کوہِ گراں کھینچتے ہیں

جن پہ سرکار کی اعجاز نظر ہو جائے
وہ یہاں بیٹھے مدینے کا سماں کھینچتے ہیں

❀❀❀

دل تری یاد کے دربار میں آ جاتا ہے
ایک مجرم تری سرکار میں آ جاتا ہے

وجد میں آتا ہے تو مست جہاں ہوتے ہیں
کچھ تو ہے جو ترے مے خوار میں آجاتا ہے

عقل محرم ہی نہیں ہے کہ وہ آئے اندر
عشق محرم ہے تو پھر غار میں آجاتا ہے

عشقِ احمد کو کوئی لاکھ چھپا لے مگر
عشق تو عشق ہے اظہار میں آ جاتا ہے

جو نہ سو بار ملے، ان کا وسیلہ دے دو
پھر وہ سو بار کا اک بار میں آجاتا ہے

جام جس وقت حضوری کے عطا ہوتے ہیں
خود کا ہونا تو اغیار میں آ جاتا ہے

میں جو اعجاز مدینے میں ہوں آجاتا
ایک صحرا ہے جو گلزار میں آ جاتا ہے

❀❀❀

آپ کی یاد سے جو سانس جدا ہوتی ہے
سانس آتی نہیں آئے تو سزا ہوتی ہے

جام آنکھوں سے پلاتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں
ہجر کے ماروں کی جو خاص دوا ہوتی ہے

تیرگی میں جو مدینے کا تصور باندھوں
ہر طرف گنبدِ خضریٰ کی ضیاء ہوتی ہے

دل پہ یوں وجد کا عالم نہیں طاری ہوتا
آنکھ میں آپ کی جالی کی فضا ہوتی ہے

دیکھ ایسے تو کوئی مست نہیں ہو جاتا
سامنے ساقیٔ کوثر کی ادا ہوتی ہے

میرے سرکار کرم اور کیے دیتے ہیں
مجھ کو بہکا کے پشیمان خطا ہوتی ہے

نعت اعجاز کہو یہ بھی رہے یاد مگر
نعت کوشش سے نہیں ہوتی عطا ہوتی ہے

❀❀❀

عقل کہتی ہے کہ سرکار کہاں ہوتے ہیں
عشق دل پر رکھے انگلی کے یہاں ہوتے ہیں

اب یہاں ایک بھی لمحہ نہیں ٹھہرا جاتا
اے قضا چل مرے سرکار جہاں ہوتے ہیں

ہجرِ طیبہ میں جو آنکھوں کا سمندر چپ ہے
ٹھہرے پانی میں چھپے لاکھ جہاں ہوتے ہیں

نعت کی مٹھی میں آیا تو سخن بول پڑا
بے زباں آ کے یہاں اہلِ زباں ہوتے ہیں

ان کے دیدار کا میں سوچ کے مر جاتا ہوں
مجھ سے بدکار کو دیدار کہاں ہوتے ہیں

یاد آتا ہے مدینہ تو چھلک پڑتا ہوں
ورنہ لفظوں میں کہاں درد بیاں ہوتے ہیں

دل دھڑکتا ہے کہ اعجاز انہیں چومتا ہے
دل میں جو آپ کے قدموں کے نشاں ہوتے ہیں

❀❀❀

میں مجرم ہوں کیا کیا کیا میں کس منہ سے کہوں آقا
کرم پھر بھی ہوا کیا کیا میں کس منہ سے کہوں آقا

کرم ، رحمت ، وفا ، بندہ نوازی آپ کے احساں
میں بیٹھا ہوں بھلا کیا کیا میں کس منہ سے کہوں آقا

تمہارے سامنے آنے کا سوچوں تو لرزتا ہوں
ہے یاد آتی خطا کیا کیا میں کس منہ سے کہوں آقا

دیا ہوں اور تیری یاد میں ہر وقت جلتا ہوں
مجھے کہتی ہوا کیا کیا میں کس منہ سے کہوں آقا

مجھے اتنی خبر ہے سامنے تھی آپ کی جالی
پھر اس کے بعد تھا کیا کیا میں کس منہ سے کہوں آقا

تری سرکار سے مجھ کو رہائی مل گئی ورنہ
مجھے ملتی سزا کیا کیا میں کس منہ سے کہوں آقا

گلے مجھ کو لگا کے نعت نے اعجاز کر ڈالا
جہاں نے تو کہا کیا کیا میں کس منہ سے کہوں آقا

❁❁❁

ہو چشمِ کرم آپ کا بیمار ہوں میں بھی
آقا تری رحمت کا طلبگار ہوں میں بھی

بخشش تری کس کس کو نہیں ڈھونڈ رہی ہے
اک پھیرا ادھر بھی کہ گنہگار ہوں میں بھی

اے چشمِ کرم صاحبِ کردار مجھے کر
کہنے کو تو اک صاحبِ دستار ہوں میں بھی

آقا تری اُمت کو کہیں آنچ بھی آئے
محسوس مجھے ہو کہ سرِ دار ہوں میں بھی

آقا ترا کھا کھا کے نہیں ایک بھی مانی
کس منہ سے کہوں میں کہ وفادار ہوں میں بھی

ہر سمت ترے نین ضیاء بانٹ رہے ہیں
اے ساقیٔ کوثر ترا مے خوار ہوں میں بھی

اعجاز یہ دربارِ رسالت ہے ادب سے
اک تُو ہی نہیں طالبِ دیدار ہوں میں بھی

❀❀❀

اور ہوتے ہیں جو شاہوں کی طرف دیکھتے ہیں
ہم تو آقا کی نگاہوں کی طرف دیکھتے ہیں

ان کے سر پر تنی رہتی ہے کرم کی چادر
جو گدا آپ کے پاؤں کی طرف دیکھتے ہیں

جب بھی جی چاہے کہ جنت کا نظارا کر لیں
ہم مدینے کی فضاؤں کی طرف دیکھتے ہیں

میرے آقا نے مرا ایسے جلایا ہے دیا
شہر بھی اب مرے گاؤں کی طرف دیکھتے ہیں

سب خطاؤں کو عطاؤں میں بدل دیتے ہیں
آپ جس وقت خطاؤں کی طرف دیکھتے ہیں

حشر کی دھوپ میں در در پھرو پھرنے والو
ہم تو والیل کی چھاؤں کی طرف دیکھتے ہیں

کون اعجاز بتائے کہ ہے ملتا کیا کیا
جب سخی اپنے گداؤں کی طرف دیکھتے ہیں

❀❀❀

ہونٹوں نے جو آقا کی ثنا پہنی ہوئی ہے
صد شکر کہ ہر غم کی دوا پہنی ہوئی ہے

وہ ذرّے جو نعلین مبارک سے جھڑے تھے
وہ چاند ستاروں نے ضیاء پہنی ہوئی ہے

پھولوں کی نگاہیں تو اسی پر ہی جمی ہیں
جس نے تری گلیوں کی ہوا پہنی ہوئی ہے

بخشش ہے کہ گھبرا کے اسے ڈھونڈ رہی ہے
جس نے بھی محمد کی وفا پہنی ہوئی ہے

نسبت تری در در مجھے جھکنے نہیں دیتی
کچھ لوگ سمجھتے ہیں انا پہنی ہوئی ہے

آقا کی شفاعت مجھے پہچان ہی لے گی
سب سے ہوں خطا کار خطا پہنی ہوئی ہے

اعجاز جسے دیکھیں شفایاب وہ کر دیں
سرکار کی آنکھوں نے شفا پہنی ہوئی ہے

❀❀❀

جس دن سے تری زلف کی تعریف سنی ہے
اس دن سے شبِ قدر بھی سجدے میں پڑی ہے

اے عشقِ نبی آنکھ نہ آنکھوں سے ہٹانا
مے اور پلا اور بہت درد ابھی ہے

یہ ٹوٹا تو میں آپ کے قدموں میں ہوں پہنچا
دل ٹوٹا نہیں، راہ کی دیوار گری ہے

بطحا سے ہوں پیتا کبھی طیبہ سے ہوں پیتا
زم زم سے بجھے کیسے یہ دل کی لگی ہے

تاریخ بتاتی ہے کہ اے ساقیٔ کوثر
مر کے نہیں اتری جو تیری آنکھ سے پی ہے

اعجاز کوئی آ کے مری آنکھ سے دیکھے
ہر ذرے میں ہی نعت کی اک بزم سجی ہے

اعجاز مدینے کی کشش کا ہے یہ عالم
میں خود تو ہوں پنجابی مگر دل مدنی ہے

❁❁❁

لوگ چل پڑتے ہیں جس سمت ہوا چلتی ہے
میں تو چلتا ہوں جدھر ان کی رضا چلتی ہے

چڑھتے سورج کو تو سجدہ نہیں میں کر سکتا
میری آنکھوں میں والضحیٰ کی ضیاء چلتی ہے

دین سرکار کی انگلی ہے پکڑ کے چلتا
یہ جو دنیا ہے اسے جیسے چلا چلتی ہے

آگے آگے مرے سرکار چلا کرتے ہیں
پیچھے پیچھے دو جہانوں کی وفا چلتی ہے

آپ کے پاؤں پہ جاں واریں عطائیں آقا
آپ کے سر پہ ہی رحمت کی گھٹا چلتی ہے

آج تو جتنی چلے بات چلا لے اپنی
کل میں پوچھوں گا اب کس کی بتا چلتی ہے

اب کوئی اور دوا دے نہ تُو اعجاز مجھے
جن کا بیمار ہوں اب ان کی دوا چلتی ہے

❀❀❀

ادب ہے ان کے نگر منہ میں یہ زباں نہ رہے
مزہ ہے ان کی گلی دیکھتے ہی جاں نہ رہے

ہمارے لب پہ رہے جاری یا رسول اللہ
زمین پیروں تلے سر پہ آسماں نہ رہے

نبی کے نام جو اپنی حیات کرتے ہیں
کبھی یہ ہو نہ سکا ان کی داستاں نہ رہے

جہاں میں آج اسی کا نشاں نہیں ملتا
کہا تھا جس نے جہاں میں تیرا نشاں نہ رہے

نگاہِ ناز تری خیر تو ہمیں آ ملی
کئی تلاش میں پھرتے کہاں کہاں نہ رہے

چلے بھی آؤ کہ اب تو لبوں پہ جاں آئی
یہی نہ ہو کہ جب آؤ تو یہ سماں نہ رہے

نظر اٹھے تو یہ اعجاز پہنچے طیبہ میں
جھکے تو فاصلہ آقا یہ درمیاں نہ رہے

❀❀❀

مِرے کریم ابھی بھی عطا نہیں بدلے
مگر جو ہم ہیں نکمے ذرا نہیں بدلے

جہاں حبیبِ خدا کی نگاہ پڑتی گئی
بتا کہ لوگ وہیں سر تا پا نہیں بدلے؟

مِرے طبیب کے در سے تو ہے شفا ملتی
اگر مریض بھی ان کی دوا نہیں بدلے

فقط ہے ان کی نظر جو کبھی نہ ہم سے پھری
یہاں پہ لوگ تو کیا کیا بتا نہیں بدلے

خبر نہیں ہے کہ کتنے ہی چڑھ گئے سولی
گدا نبی کے، نبی کا کہا نہیں بدلے

جہان والو مِرے مصطفیٰ کے پیچھے چلو
کبھی سنا ہے کہ تیور ہوا نہیں بدلے

نبی کے عشق نے اعجاز مجھ کو قید کیا
اِسے کہو کہ مِری اب سزا نہیں بدلے

❀❀❀

ملتا ہی نہیں حبشی کے معیار کا چہرہ
سرکار کا چہرہ تو ہے سرکار کا چہرہ

اک آگ سی نفرت کی جہاں میں ہے بھڑکتی
بس آپ کا چہرہ ہی تو ہے پیار کا چہرہ

جب دل مِرا بازارِ مدینہ میں پڑا ہے
کیوں دیکھتا پھر مصر کے بازار کا چہرہ

یہ دیکھ کے دوزخ کی پھٹی رہ گئیں آنکھیں
طیبہ کو پھرا مجھ سے گنہگار کا چہرہ

رکھ ان کی ادا سامنے آئینہ بنا کے
بے داغ رہے گا ترے کردار کا چہرہ

بس ایک نظر جس کو سرکار نے دیکھا
دیکھا نہیں اس نے کبھی آزار کا چہرہ

اعجاز نظر غارِ محبت میں ہے کب سے
کب سامنے ہوگا شہِ ابرار کا چہرہ

❀❀❀

جب سے لگے زمیں پہ رسولِ امیں کے پاؤں
لگتے نہیں خوشی سے زمیں پر زمیں کے پاؤں

ان کے کرم نے بڑھ کے ہے بانہوں میں لے لیا
جب کانپنے لگے کہیں میرے یقیں کے پاؤں

عشقِ نبی کی راہ کا کرتے ہیں جو سفر
ہوتے ہیں وہ تو عقل سے آگے کہیں کے پاؤں

اشعار میرے ایسے تو ہوتے نہیں حسیں
پیتا خیال دھو کے ہے سب سے حسیں کے پاؤں

ان کی گلی نے پاؤں کچھ ایسے عطا کیے
جب بھی اُٹھے تو پہنچے وہیں پر وہیں کے پاؤں

جو مانتے نہیں تھے جب ان کی نظر پڑی
کتنے ہی دیکھے "ہاں" میں بدلتے "نہیں" کے پاؤں

اعجاز پھر مدینے میں جانے کا سوچنا
رکھ دے اتار کے تو یہیں پر یہیں کے پاؤں

❀❀❀

کیا کروں ہائے وہ پیارے نہیں رہنے دیتے
اب یہاں ان کے اشارے نہیں رہنے دیتے

تیری دہلیز پہ آ بیٹھتا ہے سدرہ نشیں
تیری آنکھوں کے نظارے نہیں رہنے دیتے

یہ ہیں سرکار کے قدموں میں مجھے لے جاتے
دور قرآن کے پارے نہیں رہنے دیتے

مجھ پہ سرکار مِرے دست کرم رکھتے ہیں
وہ کسی اور سہارے نہیں رہنے دیتے

دل میں اعجاز ترا درد اٹھا کے حاضر ہے
آپ تو درد کے مارے نہیں رہنے دیتے

ان کے ہم در پہ چلیں، آؤ خسارے والو
اک نظر سے جو خسارے نہیں رہنے دیتے

نین مازاغ کے جب موج میں آجاتے ہیں
دل ہمارے وہ ہمارے نہیں رہنے دیتے

عشق ہے آگ کا دریا یہ کسے ہوش رہے
کچھ اشارے ہیں کنارے نہیں رہنے دیتے

کتنے میٹھے ہیں مدینے کی ہوا کے جھونکے
میرے اشعار وہ کھارے نہیں رہنے دیتے

میں نکما ہوں وہ اعجاز بنا کے اپنا
میری رائے مِرے بارے نہیں رہنے دیتے

❀❀❀

بس وہی تو خدا سے ملتی ہے
جو نظر مصطفیٰ سے ملتی ہے

اس خوشی کو خوشی سے ملتا ہوں
جو کہ ان کی رضا سے ملتی ہے

شاہ کو کیا خبر کہ شاہی تو
مصطفیٰ کے گدا سے ملتی ہے

ان کی ہاں میں جو ہاں ملاتا ہوں
یہ تو قالوا بلیٰ سے ملتی ہے

پی کے طیبہ سے پھر بتا مجھ کو
یہ دوا کس دوا سے ملتی ہے

یوں نبی کی وفا نہیں ملتی
یہ خدا کی عطا سے ملتی ہے

دیکھ اعجاز پھول کو ہنسی
کن لبوں کی ادا سے ملتی ہے؟

❀❀❀

یہ عشق کا سجدہ ہے ادا یوں نہیں ہوتا
دل مر کے کہے ان پہ بتا یوں نہیں ہوتا

آقا کے دیوانوں نے تو سولی پہ کہا ہے
یہ دردِ محبت ہے شفا یوں نہیں ہوتا

صدیق سے جا پوچھ کہ کیا کیا ہے لٹانا
ایسے ہی ملے ان کی رضا یوں نہیں ہوتا

محبوبِ خدا کا ہو اگر سامنے چہرہ
ہو جائے کبھی عصر قضا یوں نہیں ہوتا

کربل کی ہوا عرض کرے اے مرے آقا
آقا سے وفا کا تو مزہ یوں نہیں ہوتا

وہ جن کی رضا کو ہی رضا اپنی بنا لے
ان کی ہی نہ پھر مانے خدا یوں نہیں ہوتا

آئینے میں اعجاز کبھی منہ بھی ہے دیکھا
تو خود کو کہے ان کا گدا یوں نہیں ہوتا

❀❀❀

مازاغ نگاہوں کا اثر ہو کے رہا ہے
دیکھا جسے وہ ذرہ گُہر ہو کے رہا ہے

طیبہ کا کبوتر تھا وہاں پہنچ گیا ہوں
دنیا نے تو پر کاٹے سفر ہو کے رہا ہے

اک بار کہیں جس نے ترا دیکھا ہے جلوہ
وہ لاکھ بچا تیرا مگر ہو کے رہا ہے

دل اس کا ترے ہاتھ پہ رکھا ہے خدا نے
جیسا ہے کہا ویسا عمر ہو کے رہا ہے

صد شکر ترے نین مرے سینے میں اترے
صد شکر مرا چاک جگر ہو کے رہا ہے

یہ لوح و قلم کیا ہیں تیرا پھر ہے خدا بھی
محبوبِ خدا کا تُو اگر ہو کے رہا ہے

آقا کی محبت میں یہ دل ایسے ہے تڑپا
اعجاز مدینے کا نگر ہو کے رہا ہے

❀❀❀

دل نے کہا کہ عرش پر چاندیوں ہے ہوا کہ یوں
عشق نے انگلی کو مِرے دل کی طرف کِیا کہ یوں

جب ہی سنا کہ مردوں کو زندہ حضور کرتے ہیں
اِتنے میں ان کی یاد کا دل پہ قدم لگا، کہ یوں

ان کی رضا پہ ہے کہاں کس کو دکھائی دیتے ہیں
جب وہ گئے تھے غار میں کس کو پتہ چلا کہ یوں

جس نے تری نظر سے پی خود کی خبر نہیں رہی
خود کی جسے خبر نہ ہو پھر وہ بتائے کیا کہ یوں

میں نے کہا بے بال و پر کیسے مدینے جاتے ہیں؟
میرے کریم کے کرم مجھ کو بُلا لیا کہ یوں

تیری نظر کو ہی ملا ذوق خدا کی دید کا
تیری نظر کی خیر ہو کچھ تو ہمیں چکھا کہ یوں

مست حضور کے تو اعجاز مدینے رہتے ہیں
کیسے گئے جو پوچھے تو آنکھ جھپک، بتا، کہ یوں

❀❀❀

جب سے دل آ کے بسا آپ کی نعلین میں ہے
یا نبی آپ کا بے چین بڑے چین میں ہے

آج محبوب نے ابرو سے اشارہ ہے کِیا
ذرا دیکھو دلِ قوسین بھی قوسین میں ہے؟

یانبی آپ کی معراج کوئی کیا جانے
میری معراج تو بس آپ کی نعلین میں ہے

ہجر میں وصل کا ہر وقت مزا لیتا ہوں
آ بسا گنبدِ خضرا جو مِرے نین میں ہے

عشقِ احمد کا اگر درد ملے قسمت سے
جو مزا اس میں، کہاں دولتِ دارین میں ہے

مجھ کو اے عشق ابھی اور تماشا نہ دکھا
آنکھ تو مست ابھی ثانیِٔ اثنین میں ہے

قُل ھُو اللہُ اَحَد کی ہے تجلی کا اثر
عقل کا عین فنا عشق کے اب عین میں ہے

عشق کو آئیں نظر ، عقل کہے وہ ہیں کہاں
یہ لڑائی تو ازل سے ہی فریقین میں ہے

ان کے قدموں سے اٹھے بھی تو اٹھے دل کیسے
حُسن تیرا ترے حسنین کریمین میں ہے

اُن کے نوکر کو بنا پوچھے پلٹ جاتے ہیں
کس قدر ان کا ادب دیکھ نکیرین میں ہے

حال کیا ہو جو خدا حشر میں کہہ دے اتنا
میرا اعجاز نگاہِ شَہِ کونین میں ہے

جو خاک پائے گدائے رسول ہو جائے
نظر وہ ڈالے تو کانٹا بھی پھول ہو جائے

میں سمجھوں گا کہ ٹھکانے لگی مِری ہستی
تری سواری کے قدموں کی دھول ہو جائے

گناہ گار ہوں، اپنے نواسوں کا صدقہ
حضور دینا معافی جو بھول ہو جائے

ہوا کے ہاتھ مدینے سے جو بھی آتا ہے
خدا کرے وہ مجھے بھی وصول ہو جائے

حضور آپ کی خاطر ہی میرا سب کچھ ہے
خدا کرے یہ سبھی کا اُصول ہو جائے

کوئی اتارے نہ چادر حضور بیٹی کی
حضور اس کی محافظ بتول ہو جائے

حضور پیش ہے اعجاز اوڑھ کے آنسو
کرم حضور کہ مجرِم قبول ہو جائے

❀❀❀

جو بھی ان کے حضور تک پہنچے
کیا خبر کتنی دور تک پہنچے

ان کے آگے جھکے ہوئے دیکھو
جتنے سر تھے غرور تک پہنچے

جب "محمد" کے نام کو چوما
اک عجب سے سرور تک پہنچے

مصطفیٰ نے تو ہے خدا دیکھا
وہ ہیں موسیٰ جو طور تک پہنچے

آنکھ ساقی کی آنکھ تک پہنچی
ہاتھ جامِ طُہور تک پہنچے

عشقِ احمد تجھے مزہ کیا دے
تیرے خطبے تو حور تک پہنچے

ان کی رحمت میں کچھ کمی ہی نہیں
ہم ہیں اپنے قصور تک پہنچے

یہ تو اعجاز ہو نہیں سکتا
ہو کے بے نور ، نور تک پہنچے

❀❀❀

غم سکے کیسے چُھو آپ ہیں آپ ہیں
یا نبی چار سُو آپ ہیں آپ ہیں

یاد آئیں تو دل مرحبا یوں کہے
آگئے ہو بہو آپ ہیں آپ ہیں

ورد صلے علیٰ دل پہ جاری ہوا
آنکھ ہے باوضو آپ ہیں آپ ہیں

جب حدیثِ مبارک پڑھوں تو لگے
کر رہے گفتگو آپ ہیں آپ ہیں

تخت اور تاج ہیں میرے کس کام کے
میری تو آبرو آپ ہیں آپ ہیں

جس کی تھی جستجو وہ گلی مل گئی
اب نہیں آرزو آپ ہیں آپ ہیں

جب سے اعجاز جالی پہ آنکھیں جمی
یوں لگے روبرو آپ ہیں آپ ہیں

❀❀❀

اُٹھ جائے گناہوں سے نہ پردہ ترے ہوتے
بن جاؤں نہ آقا میں تماشا ترے ہوتے

اب تو تری دہلیز پہ غش کھا کے گرا ہوں
اُٹھ جاؤں نہ دنیا سے میں پیاسا ترے ہوتے

سو جان بھی ہو ختمِ نبوت پہ میں واروں
کس چیز کی پرواہ مِرے آقا ترے ہوتے

منہ کس کو دکھاؤں گا میں اے رحمتِ عالم
رہ جائے جو خالی مِرا کاسا ترے ہوتے

صد شکر ترا ہو کے جیا اور مرا ہوں
تکتا بھی تو منہ کس کا میں تکتا ترے ہوتے

یہ رازِ وفا ہے، یہ بتایا نہیں جاتا
نادان ہیں سمجھے مجھے تنہا ترے ہوتے

اعجاز کو ڈر تجھ سے کوئی کہہ دے نہ آقا
وہ ڈوب رہا ہے ترا بندہ ترے ہوتے

دل میں انوار ہی انوار چلے آئے ہیں
ایسا لگتا ہے کہ سرکار چلے آئے ہیں

تیری انگلی کے اشارے پہ فدا ہونے کو
چاند ، سورج ہیں کہ اشجار چلے آئے ہیں

ہم گنہگار ، خطاوار ہیں لیکن آقا
تیری رحمت کے طلبگار چلے آئے ہیں

یہ مدینہ ہے یہاں سانسوں کی اٹّی لے کر
خود ہی بکنے کو خریدار چلے آئے ہیں

تیرے نوکر تو کسی سے نہیں ڈرنے والے
وہ تو ہنس ہنس کے سرِ دار چلے آئے ہیں

یہ کشش تیری نگاہوں کی کشش ہے ورنہ
لوگ حیراں ہیں کہ لاچار چلے آئے ہیں

عشقِ احمد میں یہ اعجاز عجب حال ہوا
مجھے سمجھانے مِرے یار چلے آئے ہیں

❀❀❀

چشمِ بیمار پہ اب دید کا دم ہو جائے
پھر یہی دم ہی مِرا آخری دم ہو جائے

آؤ واللیل کی زلفوں کا تصور باندھیں
یہ کڑی دھوپ ابھی ابرِ کرم ہو جائے

وہ کسی اور کی چوکھٹ پہ نہیں جھک سکتا
دل جو سرکار کی دہلیز پہ خم ہو جائے

اک نظر یوں کہ فقط آئے نظر تو ہی تو
میرا ''ہونا'' تو نہ ہونے میں رقم ہو جائے

وہ تو صحرا کو بھی گلزار بنا دیتی ہے
آپ کی یاد میں جو آنکھ بھی نم ہو جائے

یانبی مسجدِ اقصیٰ ہے ، لہو روتی ہے
یانبی آپ کا اک پھر سے قدم ہو جائے

آپ کی ہاں کے سوا کچھ بھی نہیں ہوسکتا
آپ ''ہوجا'' جو کہیں رب کی قسم ہو جائے

ہاتھ اعجاز جو رکھ دیں وہ کبھی سینے پر
بت کدہ دل کا اسی وقت حرم ہو جائے

آقا بڑا مجرم ہوں سُدھر کیوں نہیں جاتا
میں خود کو گدا کہتے ہی مر کیوں نہیں جاتا

کب سے ترے نینوں کے کنارے پہ کھڑا ہے
دل عشق سمندر میں اتر کیوں نہیں جاتا

اک پل میں کئی بار جگر چاک ہوا ہے
آقا یہ مرا دردِ جگر کیوں نہیں جاتا

سرکار ترے غم کی کٹھالی میں پڑا ہوں
تپ تپ کے میں کچھ اور نکھر کیوں نہیں جاتا

یہ ڈر ہے کہیں در سے جدا ہو ہی نہ جاؤں
اے نظرِ کرم دیکھ یہ ڈر کیوں نہیں جاتا

یہ سوچ کے لقمان بھی غش کھا کے گرے ہیں
مازاغ نگاہوں کا اثر کیوں نہیں جاتا

اعجاز غموں سے تُو اگر ٹوٹ چکا ہے
سرکار کے قدموں میں بکھر کیوں نہیں جاتا

❀❀❀

آ کہ رُت پھر بہار میں اترے
بے قراری قرار میں اترے

اک نظر کر دو یا رسول اللہ
یہ جو نفرت ہے پیار میں اترے

پھول رحمت کے ہیں کھلے جتنے
سارے تیرے دیار میں اترے

دیکھ جبرئیل عشق کا منظر
پہلے صدیق غار میں اترے

دشتِ طیبہ میں ہے کشش ایسی
دل مِرا جا کے خار میں اترے

ہاتھ باندھے میں نعت پڑھنے لگا
پھر وہ میرے مزار میں اترے

ان کی اعجاز ملے مثال کہاں
جو کرم سوموار میں اترے

تمہاری آنکھ سے پینے کو جام حاضر ہے
اٹھے نظر کہ یہ پیاسا غلام حاضر ہے

میں خاک پائے حبیبِ خدا نہ منہ پہ ملوں؟
یہ فیض پانے کو ماہِ تمام حاضر ہے

سیاہ کاری ، خطا کاری، بے وفائی بھی
حضور! اتنا نکمے کا کام حاضر ہے

ندامتوں کے اٹھا کر پہاڑ اپنے سر
حضور! صبح کا اک بھُولا شام حاضر ہے

حضور! آؤ جلا دل قدم قدم پہ رکھا
غریب سے جو بنا انتظام حاضر ہے

خدا کے واسطے قدموں میں اب تو مرنے دو
حضور! بھاگا ہوا اک غلام حاضر ہے

یہ بارگاہِ ثنا ہے ادب ادب سے آ
یہ سوچ لے، کہیں تیرا کلام حاضر ہے

او بے وفا دلِ اعجاز باز آ باز آ
ہے کچھ خیال کہاں تیرا نام حاضر ہے

جنہیں غرور بہت ہے کہ بزمِ شاہ میں ہیں
انہیں بتاؤ کہ ہم بھی کسی نگاہ میں ہیں

یہ کون ہیں کہ شفاعت طواف میں گم ہے
گناہ گار ہیں آقا کی بارگاہ میں ہیں

یزیدِ وقت کے بیعت کریں تو کیسے کریں
ازل سے ہم تو مدینے کی خانقاہ میں ہیں

تُو بھی اگر وَرَفَعنَا کی اک جھلک دیکھے
پتہ چلے کہ مکاں سارے ان کی راہ میں ہیں

کسی کریم نظر کی کرم نوازی ہے
نگاہِ یارِ خدا کی جو ہم پناہ میں ہیں

وہ آ رہا ہے جنازہ تمھارے عاشق کا
کھڑے ادب سے فرشتے جنازہ گاہ میں ہیں

کوئی تو ایک نظر اس پہ یا رسول اللہ
سیاہ داغ ہیں جتنے دلِ تباہ میں ہیں

یہ ان کے عشق نے اعجاز کر دیا کیا ہے
کہ واہ واہ میں نہیں اب سُرور آہ میں ہیں

❀❀❀

غم نے سنبھل کے پل بھی گزرنے نہیں دیا
مجھ کو مِرے حضور نے گرنے نہیں دیا

ٹوٹا تو آ کے آپ کے قدموں میں گر پڑا
پھر آپ نے کبھی بھی بکھرنے نہیں دیا

آقا سُرور جو تری رحمت کی چھاؤں میں
وہ لطف تو کسی بھی شجر نے نہیں دیا

ہم کو تری نظر نے پلائی کچھ اس طرح
پھر وہ خمار ہم نے اترنے نہیں دیا

ہر بار ہے نیا ترے غم کا ذائقہ
ایسا مزہ کسی بھی ثمر نے نہیں دیا

جیسا ملا قرار مدینے کی راہ میں
ایسا مجھے سکوں مِرے گھر نے نہیں دیا

اعجاز جب سے ان کے قدم ہیں یہاں لگے
اس دل سے پھر کسی کو گزرنے نہیں دیا

❀❀❀

میں ان کا ہوں ، اوقات بڑی ہے کہ نہیں ہے
منہ چھوٹا سہی بات بڑی ہے کہ نہیں ہے

موسیٰ سے کہو طور کے انوار سے ان کی
اک پل کی ملاقات بڑی ہے کہ نہیں ہے

اک بار جو اترے کہیں سرکار کا چہرہ
پھر دیکھوں،بڑی رات بڑی ہے کہ نہیں ہے

اے طعنہ زنو! میرے سبھی جرم و خطا سے
وہ چشمِ عنایات بڑی ہے کہ نہیں ہے

اے ہجر کے مارو! سبھی اندوہ و الم سے
طیبہ کی مُدارات بڑی ہے کہ نہیں ہے

اُس آنکھ میں چمکا تو بجھی آتشِ دوزخ
اک اشک میں برسات بڑی ہے کہ نہیں ہے

اعجاز مِری آنکھ میں ہے گنبدِ خَضرا
کشکول میں خیرات بڑی ہے کہ نہیں ہے

❁❁❁

اے دل تو مدینے کا دیا ہے تو بجا ہے
پھر تیرے مخالف یہ ہوا ہے تو بجا ہے

ہر اک سے مجھے ہاتھ ملانا نہیں آتا
محبوبِ خدا کا تُو گدا ہے تو بجا ہے

چکھ لے جو کوئی اسمِ محمد ﷺ کی تجلی
وہ کہہ دے کہ کوثر کو چکھا ہے تو بجا ہے

جو ٹوٹ کے بکھرے تو کرم ہوتا ہے ان کا
دنیا کی نظر میں یہ سزا ہے تو بجا ہے

ہاتھوں میں شہنشاہی کی کس کام لکیریں
قسمت میں اگر رزقِ ثنا ہے تو بجا ہے

اعجاز کسی کام نہیں وجد و تواجد
طیبہ سے کوئی جام پیا ہے تو بجا ہے

یہ نعت ہے اعجاز نہ واہ واہ کی سَنَد دے
سرکار جو فرمائیں بجا ہے تو بجا ہے

❀❀❀

آکے جب تیرے کرم چوما گدا کا چہرہ
دیکھنے والا تو پھر ہوگا ہوا کا چہرہ

جو بتوں نے ہے سنا کانپ کے سجدے میں گرے
تیرا خطبہ ہے کہ ہے خوفِ خدا کا چہرہ

پھر نہ وہ آنکھ حیا کے کبھی سجدے سے اٹھی
جس نے ہے دیکھ لیا تیری حیا کا چہرہ

چوم کے ماتھا عطاؤں نے لگایا سینے
جب مدینے کو ہوا میری صدا کا چہرہ

ان کے اخلاق کا جو سامنے آئینہ ہو
اور پھر اور نکھرتا ہے ثنا کا چہرہ

حشر میں ان کی شفاعت نے مجھے ڈھانپ لیا
دیکھیے جا کے ذرا میری خطا کا چہرہ

چاند اعجاز ندی میں جو کرے ہے سجدے
اس نے ہے دیکھ لیا تیرے کفِ پا کا چہرہ

❁❁❁

ہم ہیں کس کے ، نہیں یہ بات بھلانی ، پانی!
نیل سے پوچھ ہماری تُو کہانی ، پانی!
یانبی! ڈوبتے انساں نہیں دیکھے جاتے
اب کہیں اور کرے نقل مکانی پانی
یانبی! ایک لُٹی ماں پہ گزرتی کیا ہے
کاش یہ جانتا "ممتا" کے معانی پانی
آپ دیں حکم ، ہمیں یوں تو ستایا نہ کرے
آپ کا ہے یہ گدا ، آپ کا مانی پانی
اب یَدُاللہ کے ہاتھوں کو اٹھا دیں آقا
ختم کر دے نہ کہیں ساری کہانی پانی
میں کہاں اور کہاں مدحتِ محبوبِ خدا
سوچتا ہوں ، تو میں ہو جاتا ہوں پانی پانی
میری آنکھوں میں جو اعجاز نظر آتا ہے
یہ ترے ہجر کی آقا ہے نشانی ، پانی

اگر چلے تو جہاں میں کہاں نہیں چلتی
ترے حضور مگر یہ زباں نہیں چلتی

نبی کے عشق کے ہاتھوں یہ بِک چکا دنیا!
نہ دل میں آ کہ تری اب یہاں نہیں چلتی

تری وفا کی زرہ ہم پہن کے جو نکلے
کسی کا تیر کسی کی کماں نہیں چلتی

سفید جھوٹ بھی بیچو تو عام بکتا ہے
مگر یہ شہرِ نبی میں دکاں نہیں چلتی

گناہگار ہے حاضر کرم کریں آقا
کوئی وہاں نہیں کہتا جہاں نہیں چلتی

تمھارے عشق، مجھے کان سے پکڑ کے کہا
کہ اب تری ارے چھوٹے میاں نہیں چلتی

حضور کے ہیں جو اعجاز حق ہی کہتے ہیں
ہمارے ہاں تو فقط ہاں میں ہاں نہیں چلتی

اے دل تو مدینے کا دیا ہے تو بجا ہے
پھر تیرے مخالف یہ ہوا ہے تو بجا ہے

ہر اک سے مجھے ہاتھ ملانا نہیں آتا
محبوبِ خدا کا تُو گدا ہے تو بجا ہے

چکھ لے جو کوئی اسمِ محمد ﷺ کی تجلی
وہ کہہ دے کہ کوثر کو چکھا ہے تو بجا ہے

جو ٹوٹ کے بکھرے تو کرم ہوتا ہے ان کا
دنیا کی نظر میں یہ سزا ہے تو بجا ہے

ہاتھوں میں شہنشاہی کی کس کام لکیریں
قسمت میں اگر رزقِ ثنا ہے تو بجا ہے

یہ نعت ہے اعجاز نہ واہ واہ کی سَنَد دے
سرکار جو فرمائیں بجا ہے تو بجا ہے

اعجاز کسی کام نہیں وجد و تواجد
طیبہ سے کوئی جام پیا ہے تو بجا ہے

MEHAR GRAPHICS & PUBLISHERS
0306-5267717, 0325-6177717
rashidh30@gmail.com

ISBN: 978-969-2211-34-5